

کتاب دانیال — شماره یکصد و دو

کاربرد سه گانه رسول: آشکارسازی پویایی های نبوی

Jeff Pippenger

2024-02-29

کاربرد سه گانه ایلیا، در طی دوره زمانی داوری اجرایی خدا، به پیام، پیام آور، و جنبش مربوط می شود؛ دوره ای که با قانون یکشنبه در ایالات متحده آغاز می گردد و تا پایان مهلت فیض ادامه می یابد. داوری اجرایی از دوره ای که در آن داوری خدا با رحمت در آمیخته است، تشدید می شود تا به زمانی برسد که داوری های او در هفت بلای آخر، بی هیچ رحمت، فرو ریخته می شوند.

کاربرد سه گانه پیام آوری که راه را برای رسول عهد مهیا می سازد، در دوره پایانی داوری تحقیقی خدا، پیام، پیام آور، و جنبش را مخاطب قرار می دهد؛ دوره ای که زمان مهر شدن یکصد و چهل و چهار هزار تن را مشخص می سازد. آن دوره با قانون یکشنبه ای به زودی در راه در ایالات متحده پایان می یابد؛ همان زمانی که داوری های اجرایی خدا آغاز می شوند.

یوحنا تعمید دهنده راه را برای مسیح، رسول عهد، آماده ساخت تا عهد را در تحقق دانیال باب نهم، آیه بیست و هفت، استوار گرداند. او با این کار همچنین راه را برای آن آماده کرد که مسیح ناگهان به هیکل خود بیاید و پسران لاوی را طاهر سازد؛ کاری که او در آغاز و پایان خدمت سه سال و نیمه خود انجام داد. تطهیر هیکل ظاهری، نماد کار او در پاک سازی هیکل نفس کسانی بود که به عنوان پسران لاوی نمایانده شده اند.

عمل تحت اللفظی او در پاک سازی هیکل، تحقق نبوت بود؛ و هنگامی که این عمل را در یوحنا، باب دو، آیات سیزده تا بیست و دو، به انجام رسانید، روح القدس شاگردان را بر آن داشت تا بخشی از عهد عتیق را به یاد آورند که جزئی از کار او در تطهیر و پالایش شاگردان، در تحقق ملاکی ۳، بود.

در این بخش از انجیل یوحنا، مسیح بیان کرد که چون هیکل بدن او ویران شود، آن را در سه روز برخواند افراشت. گفت و گو با یهودیان خرده گیر نیز افزود که بازسازی هیکل ظاهری، که به دست هیرودیس انجام گرفته بود و در همان سال به پایان رسیده بود، چهل و شش سال به طول انجامیده بود. عیسی از طریق نمونه ای از یکی از قواعد مربوط به کلام نبوتی، که آن را به واسطه کار فرشتگان، روح القدس و انبیا در کلام خود جای داده بود، شاگردان خویش را تطهیر می کرد.

او نمونه نبوی را فراهم ساخت که در آن امر تحت اللفظی نمایانگر امر روحانی است. او کلید نبوی عدد «چهل و شش» را به عنوان نمادی از هیکل برقرار نمود. «چهل و شش» شمار روزهایی بود که موسی بر کوه بود و دستورات عمل های مربوط به هیکل را دریافت می کرد. «چهل و شش» تعداد کروموزوم هایی است که هیکل انسانی را تشکیل می دهند. «چهل و شش» شمار سال ها (1798 تا 1844) است که در بازسازی هیکل روحانی، که نخست به وسیله بت پرستی و سپس به وسیله پاپ گرایی پایمال شده بود، تحقق یافت.

دو تطهیر هیکل می به علامت شامل به که تین دن چهالیس برس کے برابر ہیں۔ اس میں یہ اصول بھی شامل ہے کہ لفظی، روحانی کی نمائندگی کرتا ہے۔ یہ نبوت کی تکمیل بھی تھا اور اس کی پیشین گوئی بھی۔ یہ دو تطهیر ایک ایسی سچائی کی نمائندگی کرتی ہیں جسے ایک طبقہ غلط سمجھتا ہے، اور جو دوسرے طبقہ پر منکشف کی جاتی ہے۔

آن دو تطہیر، دورہ ای از زمان را مشخص می کنند کہ در آن کلیسای خدا تا بدان حد فاسد شدہ است کہ «نسلی زناکار از افعیان» است؛ نسلی کہ در پی نشانہ ای می گردد، در حالی کہ آن نشانہ بہ طور مستقیم برای ایشان تبیین می شود؛ زیرا تنها نشانہ ای کہ دادہ خواہد شد، نشانہ ویرانی معبدی است کہ در سہ روز برپا می گردد۔

اے سانپوں کے بچوں کی نسل! تم، جو بد ہو، بھلی باتیں کیسے کہہ سکتے ہو؟ کیونکہ جو دل میں بھرا ہوتا ہے، وہی منہ سے نکلتا ہے۔ ... اس پر بعض فقیہوں اور فریسیوں نے جواب میں کہا: اے استاد، ہم تجھ سے ایک نشان دیکھنا چاہتے ہیں۔ مگر اُس نے جواب دے کر اُن سے کہا: ایک شریر اور زناکار نسل نشان کی طالب ہوتی ہے؛ مگر ایسے کوئی نشان نہ دیا جائے گا، سوائے یونس نبی کے نشان کے۔ کیونکہ جس طرح یونس تین دن اور تین رات مچھلی کے پیٹ میں رہا، اُسی طرح ابن آدم تین دن اور تین رات زمین کے دل میں رہے گا۔ متی 12:34، 38-40۔

تمام این پویایی های نبوی در ہر سہ تحقق آمدن ناگہانی رسول عہد بہ ہیکل خود، چنان کہ در فصل دوم یوحنا چنین کرد، نمود یافتہ است۔

اور یہودیوں کی عیدِ فصحِ نزدیک تھی، اور یسوع یروشلم کو گیا۔ اور اُس نے ہیکل میں بیلوں اور بھیڑوں اور کبوتروں کے بیچنے والوں کو، اور زر بدلنے والوں کو بیٹھے ہوئے پایا۔ اور جب اُس نے چھوٹی رسیوں کا ایک کوڑا بنایا تو اُن سب کو، اور بھیڑوں اور بیلوں کو، ہیکل سے باہر نکال دیا؛ اور زر بدلنے والوں کے سکے بکھیر دیے اور اُن کی میزیں الٹ دیں۔ اور کبوتروں کے بیچنے والوں سے کہا، اِن چیزوں کو یہاں سے لے جاؤ؛ میرے باپ کے گھر کو تجارت کا گھر نہ بناؤ۔ تب اُس کے شاگردوں کو یاد آیا کہ لکھا ہے: تیرے گھر کی غیرت مجھے کھا گئی ہے۔ پھر یہودیوں نے جواب میں اُس سے کہا، تو ہمیں کون سا نشان دکھاتا ہے، جو تو یہ کام کرتا ہے؟ یسوع نے جواب میں اُن سے کہا، اِس ہیکل کو ڈھا دو، اور میں تین دن میں اسے کھڑا کر دوں گا۔ تب یہودیوں نے کہا، اِس ہیکل کے بننے میں چھیالیس برس لگے ہیں، اور کیا تو اسے تین دن میں کھڑا کر دے گا؟ لیکن وہ اپنے بدن کی ہیکل کی بابت کہہ رہا تھا۔ پس جب وہ مردوں میں سے جی اُٹھا تو اُس کے شاگردوں کو یاد آیا کہ اُس نے یہ بات اُن سے کہی تھی؛ اور انہوں نے نوشتہ مقدس اور اُس کلام کا یقین کیا جو یسوع نے فرمایا تھا۔ یوحنا 2:13-22۔

فرستادہ عہد می بایست پسران لاوی را همچون «نقرہ» کہ نمایانگر کلام خداست، و «طلا» کہ نمایانگر ایمان است، ہم تطہیر کند و ہم از ناخالصی بزدايد۔ فرستادہ عہد شاگردان خود را با فزونی بخشیدن بہ «ایمان» ایشان در «کلام» نبوی خویش تطہیر می کرد۔ آن کلام نبوی برای آن مقرر شدہ بود کہ ہم تطہیر کند و ہم از ناخالصی بزدايد۔ کلام نبوی او ہموارہ بیانگر یک آزمون است، و این از طریق همان کلام نبوی اوست کہ پسران لاوی در آن دورہ ای کہ او ناگہان بہ ہیکل خود می آید، از ناخالصی زدودہ می شوند۔

»کہ اُس کا سوپ اُس کے ہاتھ میں ہے، اور وہ اپنے کھلیان کو خوب صاف کرے گا، اور اپنے گہیوں کو کوٹھے میں جمع کرے گا۔“ متی 3:12۔ یہ پاک کرنے کے اوقات میں سے ایک تھا۔ کلام حق کے ذریعے بھوسہ گہیوں سے جدا کیا جا رہا تھا۔ چونکہ وہ ملامت قبول کرنے کے لیے حد سے زیادہ خود پسند اور خود راست باز تھے، اور فروتنی کی زندگی اختیار کرنے کے لیے دنیا سے حد سے زیادہ محبت رکھتے تھے، اس لیے بہت سے لوگ یسوع سے برگشتہ ہو گئے۔ آج بھی بہت سے لوگ یہی کر رہے ہیں۔ آج جانچ لوگوں کی روحوں کی بھی ویسی ہی ہو رہی ہے جیسی کفرنحوم کے عبادت خانہ میں اُن شاگردوں کی ہوئی تھی۔ جب سچائی دل پر اثر انداز ہوتی ہے تو وہ دیکھتے ہیں کہ اُن کی زندگیاں خدا کی مرضی کے مطابق نہیں ہیں۔ وہ اپنے اندر کامل تبدیلی کی ضرورت کو دیکھتے ہیں؛ لیکن وہ اس خود انکاری کام کو اختیار کرنے پر آمادہ نہیں ہوتے۔ اِس لیے جب اُن کے گناہ ظاہر کیے جاتے ہیں تو وہ غضب ناک ہو جاتے ہیں۔ وہ ٹھوکر کھا کر چلے جاتے ہیں، بالکل ویسے ہی جیسے شاگرد یسوع کو چھوڑ

کر بڑبڑاتے ہوئے چلے گئے تھے، ”یہ کلام سخت ہے؛ اسے کون سن سکتا ہے؟“ The Desire of Ages, 392.

آن «جان‌هایی که آزموده شدند» در «کنیسه کفرناحوم» نپذیرفتند که بفهمند هنگامی که مسیح به ایشان گفت باید جسم او را بخورند و خون او را بنوشند، از بدن لفظی خویش برای رساندن حقیقتی روحانی استفاده می‌کرد. این همان بازنمایی نبوی یکسانی بود که او دربارهٔ هیکل در یوحنا فصل دو ارائه کرد. هنگامی که این اصل، که امر لفظی بر امر روحانی پیشی می‌گیرد و نمایندهٔ آن است، به عنوان «سخنی دشوار» شناخته شد که ایشان مایل نبودند آن را «بشنوند»، بازگشتند و دیگر هرگز با او راه نرفتند. این در یوحنا فصل شش، آیهٔ شصت و شش (666) رخ داد، که نمایانگر قانون یکشنبه قریب الوقوع است؛ قانونی که به وسیلهٔ 22 اکتبر 1844 نمونه سازی شده بود، و آن نیز به نوبهٔ خود به وسیلهٔ صلیب جلجتا نمونه سازی شده بود.

از آن زمان بسیاری از شاگردان او بازگشتند و دیگر با او راه نرفتند. یوحنا ۶:۶۶.

در باب دوم یوحنا، روح القدس ذهن‌های شاگردان را هدایت کرده بود تا نبوتی را که غیرت خدا را توصیف می‌کرد «به یاد آورند»، و واژه «غیور» در هر دو زبان عبری و یونانی همان واژه «حسود» است.

کیونکه تیرے گھر کی غیرت نے مجھے کھا لیا ہے؛ اور اُن کی ملامتیں جو تجھے ملامت کرتے تھے، مجھ پر آ پڑی ہیں۔ زبور 69:9.

غیرت خدا، که همان حسد اوست، آن بعد از شخصیت خدا را به منزلهٔ خدای غیور نشان می‌دهد؛ خدایی که غیرتش بر نسل سوم و چهارم آنان که از او نفرت دارند ظاهر می‌گردد. در باب دوم یوحنا، روح القدس چنین مقرر می‌داشت که تطهیری که به وسیلهٔ رسول عهد به انجام می‌رسد، در نسل چهارم و نهایهٔ واقع می‌شود، هرچند همواره برخی از نسل سوم هنوز برجا هستند هنگامی که جام نسل نهایهٔ پر می‌گردد. آن نسل، نسلی زناکار و افعی زادگان است.

موسیٰ چوتھی نسل کی نمائندگی کرتا تھا، اور اسی وقت موسیٰ نے چھالیس دنوں کے دوران ہیکل کی تعمیر کے بارے میں ہدایت حاصل کی۔ انہی دنوں میں اُس نے شریعت بھی پائی، جس میں دوسرے حکم کے اندر یہ واضح کیا گیا ہے کہ خدا کی غیرت تیسری اور چوتھی نسلوں میں ظاہر ہوتی ہے۔

اور اُس نے ابرام سے کہا، یقیناً جان کہ تیری نسل اُس سرزمین میں پردیسی ہوگی جو اُن کی نہ ہوگی، اور وہ اُن کی غلامی کریں گے؛ اور وہ اُن کو چار سو برس تک دکھ دیں گے۔ اور اُس قوم کو بھی، جس کی وہ غلامی کریں گے، میں سزا دوں گا؛ اور اُس کے بعد وہ بڑے مال و اسباب کے ساتھ نکل آئیں گے۔ اور تو سلامتی کے ساتھ اپنے باپ دادا کے پاس جائے گا؛ تو اچھی بڑھاپے میں دفن کیا جائے گا۔ لیکن چوتھی پشت میں وہ پھر یہاں لوٹ آئیں گے، کیونکہ اموریوں کی بدکرداری ابھی اپنے کمال کو نہیں پہنچی۔ پیدائش 15:13-16.

در آخرین نسل اسرائیل باستان، هیکل کلیسای مسیحی، که پطرس آن را «خانه‌ای روحانی» نامید، برپا گردید. در طی آن تاریخ، خدا غیرت خویش را دو بار آشکار ساخت، آنگاه که در غیرت خود هیکل را تطهیر کرد. در سال ۱۸۴۴، خدا هیکل روحانی میلری‌ها را برپا کرده بود، و بار دیگر از قوم برگزیده پیشین عبور کرده بود. در آن تاریخ، رسول عهد در ۲۲ اکتبر ۱۸۴۴ ناگهان آمد.

ظاهر شدن او از طریق خدمت ویلیام میلر مهیا شده بود. همان‌گونه که پروتستان‌ها و میلری‌ها به ۲۲ اکتبر ۱۸۴۴ نزدیک می‌شدند، دو طبقه مورد آزمون قرار گرفتند. آزمون پروتستان‌ها در زمان آخر، با رسیدن فرشته اول در سال ۱۷۹۸ فرا رسید. پس از آن که پیامی که قرار بود پسران لاوی را هم «تطهیر» کند و هم «پاک سازد» در سال ۱۸۳۱ صورت‌بندی شد، آزمون پروتستان‌ها هنگامی آغاز گردید

که پیام فرشتهٔ اول در ۱۱ اوت ۱۸۴۰ با قدرت همراه شد. در ۱۹ آوریل ۱۸۴۴، پروتستان‌ها در این آزمون ناکام ماندند و به دختران بابل بدل شدند.

سپس فرشتهٔ دوم فرا رسید و ایمان میلی‌ها آنگاه آزموده شد، و تطهیر و پالایشی به انجام رسید. هنگامی که پیام فرشتهٔ دوم در گردهمایی اردوییِ اِگزِیتر از دوازدهم تا هفدهم اوت قدرت یافت، آزمون جداسازی میلی‌ها، یعنی تفکیک میلی‌های دانا و نادان، به انجام رسید.

تمایز میان دانایان و نادانان، روغن بود، که همان پیام نبوتیِ فریادِ نیمه‌شب بود. هنگامی که فرشتهٔ سوم در ۲۲ اکتبر ۱۸۴۴ فرا رسید، هیکل برپا شده بود (در چهل و شش سال). در آن هنگام، رسول عهد ناگهان به هیکل خود آمد.

«آمدن مسیح به‌عنوان کاهن اعظم ما به مکان اقدس، برای تطهیر قدس، که در دانیال ۸:۱۴ به نمایش گذارده شده است؛ آمدن پسر انسان نزد قدیم‌الایام، چنان‌که در دانیال ۷:۱۳ عرضه شده است؛ و آمدن خداوند به هیکل خود، که ملاکی آن را پیشگویی کرده است، همگی توصیف‌های یک رویداد واحد هستند؛ و این امر همچنین به‌وسیلهٔ آمدن داماد به عروسی، که مسیح آن را در مثَل ده باکره در متی ۲۵ توصیف کرده است، به تصویر کشیده شده است.» The Great Controversy, 426

در آن هنگام بود که رسول عهد، کار تطهیر و پالایش شاگردان میلی را، که در فصل سوم ملاکی به‌عنوان پسرانِ لاوی شناخته شده‌اند، آغاز کرد.

«بسیاری از کسانی که تحت پیام‌های فرشتهٔ اول و دوم به استقبال داماد بیرون رفتند، پیام فرشتهٔ سوم را که آخرین پیام آزمون برای جهان است، نپذیرفتند؛ و هنگامی که آخرین ندا داده شود، موضعی مشابه نیز اتخاذ خواهد شد.»

«هر جزء از این مثَل باید با دقت مورد مطالعه قرار گیرد. ما یا به‌وسیلهٔ باکره‌های دانا یا به‌وسیلهٔ باکره‌های نادان نمایانده شده‌ایم.» 31 Review and Herald، اکتبر ۱۸۹۹.

جب ۱۱ اگست ۱۸۴۰ کو پہلے فرشتے کے پیغام کو قوت عطا کی گئی، تو کثیر تعداد میں لوگ ملیرائٹ تحریک میں شامل ہو گئے۔ پھر ۱۹ اپریل ۱۸۴۴ کو ایک بڑا گروہ اس تحریک سے الگ ہو گیا۔ ۲۲ اکتوبر ۱۸۴۴ کے بارے میں روایتی نقطہٴ نظر یہ ہے کہ تقریباً پچاس جانیں ایمان کے وسیلہ سے اقدس الاقداس میں داخل ہوئیں۔ اگر یہ مان لیا جائے کہ وہ تعداد تقریباً پچاس جانوں کی تھی جنہوں نے ابتدا میں تیسرے فرشتے کے نور کی پیروی کی، تو اس کا کیا مطلب ہے جب ہمیں بتایا جاتا ہے کہ ”بہت سے“ وہ لوگ جنہوں نے پہلے اور دوسرے فرشتے کے پیغامات کو قبول کیا تھا، ”تیسرے، آخری آزمائشی پیغام کو رد کر دیا“؟

فرستادہٴ عهد ناگهان به هیکل خود آمد و نورِ قدس را در آسمان و پیام فرشتهٔ سوم را بر آن پنجاه نفری که در تجربه فرشته سوم به پیش رفتند، گشود؛ اما آنان در آغاز پراکنده شدند. نومییدی ایشان در آن هنگام از نومییدی نخستین بزرگ‌تر بود، هرچند به ما از سوی خواهر وایت آگاهی داده شده است که نومییدی آنان به بزرگی نومییدی شاگردان پس از صلیب نبود.

در هر دو تاریخ موازی، مسیح کلام نبوتی خود را بر نومیدشدگان گشود، و تا سال ۱۸۵۰، خواهر وایت بیان می‌دارد که به او نشان داده شد که خداوند در آن زمان بار دیگر دست خویش را دراز می‌کرد تا قوم خود را گرد آورد.

„۲۳ سپتامبر [۱۸۵۰] خداوند به من نشان داد که او برای بار دوم دست خود را دراز کرده است تا باقیماندهٴ قوم خویش را بازآورد، و اینکه در این زمان گردآوری، کوشش‌ها باید دوچندان شود. در

زمان پراکندگی، اسرائیل مضروب و دریده شد؛ اما اکنون در زمان گردآوری، خدا قوم خود را شفا خواهد داد و زخم‌های ایشان را خواهد بست. در زمان پراکندگی، کوشش‌هایی که برای انتشار حقیقت به عمل می‌آمد، تأثیر اندکی داشت و اندک یا هیچ به انجام نمی‌رسانید؛ اما در زمان گردآوری، هنگامی که خدا دست خود را برای گرد آوردن قوم خویش به کار گرفته است، کوشش‌ها برای انتشار حقیقت اثر مقصود خود را خواهد داشت. همه باید در این کار متحد و غیور باشند. دیدم که برای هر کسی ننگ است که برای راهنمایی ما اکنون در زمان گردآوری، به زمان پراکندگی به عنوان نمونه رجوع کند؛ زیرا اگر خدا اکنون بیش از آنچه آنگاه برای ما کرد، کاری نکند، اسرائیل هرگز گرد آورده نخواهد شد. همان قدر ضروری است که حقیقت در یک نشریه منتشر شود که موعظه گردد. «1 Review and Herald، نوامبر 1850.

بر صلیب، شاگردان پراکنده شده بودند، و در آن تاریخ، سه روز بعد، او آغاز کرد که شاگردان پراکنده خود را گرد آورد. تقریباً سه سال پس از پایان ۱۸۴۴ بود که مسیح آغاز کرد گله پراکنده خود را گرد آورد. در آن تاریخ، او قوم خود را هدایت کرد تا کار نشر را آغاز کنند و دومین دو لوح حقیق را منتشر سازند؛ لوحی که در پایان سال ۱۸۵۰ تهیه شد، و سپس از ژانویه ۱۸۵۱ در Review and Herald برای فروش عرضه گردید.

ਦੂਤਾਂ ਦੂਜੇ ਅਤੇ ਪਹਲੇ ਜੇ ਅਤੇ, ਸੀ ਕੀਤਾ ਸੁੱਧ ਹੁੰ ਮੰਦਰ ਨੇ ਜਿਸ ਸੀ ਅਭਵਿਯਕਤੀ ਭੌਤਕਿ ਦੀ ਸੰਦੇਸ਼ ਉਸ 1843 ਚਾਰਟ ਕੰਮ ਆਪਣਾ ਨੇ ਪਰਮੇਸੁਰ, ਨਾਲ ਆਗਮਨ ਦੇ ਦੂਤ ਤੀਜੇ। ਸੀ ਗਿਆ ਕੀਤਾ ਸਥਾਪਤਿ ਵੱਚਿ ਇਤਹਿਸ ਦੇ ਸੰਦੇਸਾਂ ਦੇ ਤਰ੍ਹਾਂ ਦੀ ਇਸਰਾਏਲ ਪ੍ਰਾਚੀਨ ਨੇ ਉਨ੍ਹਾਂ ਪਰ, ਸੀ ਬਣਾਈ ਯੋਜਨਾ ਦੀ ਜਾਣ ਲੈ ਘਰ ਹੁੰ ਲੋਕਾਂ ਆਪਣੇ ਕਰਕੇ ਸਮਾਪਤ ਕੀਤਾ ਨਯਿਕਤ ਲਈ ਭਟਕਣ ਵੱਚਿ ਜੰਗਲ ਹੁੰ ਇਸਰਾਏਲਾਂ ਦੇਹਾਂ ਆਧੁਨਕਿ ਅਤੇ ਪ੍ਰਾਚੀਨ ਫਰਿ ਅਤੇ, ਕੀਤੀ ਬਗਾਵਤ ਦੁਆਰਾ ਵਸਿਵਾਸ, ਸੀ ਸਵੀਕਾਰਿਆ ਹੁੰ ਪ੍ਰਕਾਸ਼ ਦੇ ਦੂਤ ਤੀਜੇ ਵੱਚਿ ਆਰੰਭ ਨੇ ਜਨ੍ਹਿਹਾਂ ਐਡਵੈਟਿਸਟ ਉਹ ਜੇ। ਗਿਆ ਦੇ ਯਸੂ ਉਹ ਤਾਂ, ਰੱਖਦੇ ਉਠਾਈ, ਚਾਰਟ ਦਾ 1850 ਅਰਥਾਤ, ਅਭਵਿਯਕਤੀ ਭੌਤਕਿ ਦੀ ਸੰਦੇਸ਼ ਆਪਣੇ ਹੋਏ ਵੱਧਦੇ ਅੱਗੇ ਦਸ ਅਤੇ, ਕਾਲੇਬ ਅਤੇ ਯਹੋਸੂ ਲਈ ਉਨ੍ਹਾਂ ਪਰ। ਜਾਂਦੇ ਚਲੇ ਘਰ ਅਤੇ ਸਨ ਸਕਦੇ ਲਿਆ ਹੁੰ ਆਗਮਨ ਦੂਜੇ। ਸੀ ਨਯਿਤ ਦੁਹਰਾਉਣਾ ਹੁੰ ਇਤਹਿਸ ਦੇ ਜਾਸੂਸਾਂ ਅਵਸਿਵਾਸੀ

«اگر آدونتیسٹ‌ها پس از نومییدی بزرگ سال ۱۸۴۴ بر ایمان خود استوار می‌ماندند و در مشیت در حال گشایش خدا به گونه‌ای متحد پیش می‌رفتند، پیام فرشته سوم را می‌پذیرفتند و آن را در قدرت روح القدس به جهان اعلام می‌کردند، نجات خدا را می‌دیدند، خداوند با تلاش‌های ایشان به طرزی عظیم عمل می‌کرد، کار به انجام می‌رسید، و مسیح پیش از این می‌آمد تا قوم خود را برای پاداششان بپذیرد. اما در دوره شک و عدم یقین که پس از آن نومییدی پدید آمد، بسیاری از مؤمنان آدونت ایمان خود را واگذاشتند.... بدین‌سان کار به تأخیر افتاد و جهان در تاریکی رها شد. اگر تمامی بدنه آدونتیسٹ بر احکام خدا و ایمان عیسی متحد می‌شد، تاریخ ما چه قدر به گونه‌ای گسترده متفاوت می‌بود!» Evangelism, 695.

یوحنا تعمیددهنده و ویلیام میلر راه را آماده ساختند تا مسیح به‌طور ناگهانی بیاید و قومی را تطهیر کند که پیام نجات را تحت قدرت روح القدس به سراسر جهان برسانند. شاگردان مسیح مأموریت خود را به انجام رساندند، اما آغاز ادونتیسْم چنین نکرد. تا سال ۱۸۵۶ آنان به وضعیت لائودیکیه سقوط کرده بودند، نور پیشرفته «هفت زمان» را رد کردند، و در سال ۱۸۶۳ فرایند شورش فزاینده را آغاز نمودند که یکسره تا قانون یکشنبه در شرف وقوع ادامه می‌یابد. شورش ۱۸۶۳ به واسطه شورش ده جاسوس نمونه‌سازی شده بود. در پایان چهل سال سرگردانی در بیابان، اسرائیل کهن بار دیگر به همان آزمون بازگردانده شد، و بدین‌سان نمونه‌ای فراهم آمد از بازگردانده شدن اسرائیل جدید به آزمون آغازین.

بغاوت کادش میں اُن دس جاسوسوں کی سرکشی، چالیس برس بعد کادش ہی میں دوبارہ دہرائی گئی۔ اُن دس جاسوسوں کی سرکشی، جس کے نتیجے میں بیابان میں چالیس سال کی آوارہ گردی واقع ہوئی، 1863 کی اُس بغاوت کی نمائندگی کرتی ہے، جب جدید اسرائیل نے لاودیکہ کے بیابان میں

اپنی ہی آوارہ گردی کا سبب پیدا کیا۔ اُن چالیس برسوں کے اختتام پر قدیم اسرائیل کو پھر کادش میں لایا گیا، یوں یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ آزمائش جس نے 1863 کی بغاوت کے وقت میلیرائٹ ایڈونٹزم کو پاک کیا تھا، اُس وقت دوبارہ دہرائی جائے گی جب عہد کا قاصد ایک بار پھر اچانک اپنے ہیکل میں آئے گا۔

ہم اس مطالعہ کو اگلے مضمون میں جاری رکھیں گے۔

«در فتح جلعاد و باشان، بسیاری بودند که رویدادهایی را به یاد می‌آوردند که نزدیک به چهل سال پیش، در قادش، اسرائیل را به سرگردانی طولانی در بیابان محکوم ساخته بود. آنان می‌دیدند که گزارش جاسوسان درباره سرزمین موعود، از جهات بسیاری، درست بود. شهرها حصاردار و بسیار بزرگ بودند، و غول‌آسایی در آنها ساکن بودند که در مقایسه با ایشان، عبرانیان جز کوتوله‌گانی بیش نبودند. اما اکنون می‌توانستند دریابند که اشتباه مهلکِ پدرانِشان این بود که به قدرت خدا بی‌اعتماد شدند. تنها همین امر مانع شده بود که بی‌درنگ به آن سرزمین نیکو داخل شوند.»

«هنگامی که آنان در آغاز برای ورود به کنعان آماده می‌شدند، این اقدام با دشواری بسیار کمتری نسبت به اکنون همراه بود. خدا به قوم خود وعده داده بود که اگر از آواز او اطاعت کنند، او پیشاپیش ایشان خواهد رفت و برای آنان جنگ خواهد کرد؛ و نیز زنبوران را خواهد فرستاد تا ساکنان آن سرزمین را بیرون برانند. ترس ملت‌ها هنوز به‌طور عمومی برانگیخته نشده بود، و آمادگی اندکی برای مقابله با پیشروی ایشان فراهم شده بود. اما اکنون که خداوند به اسرائیل فرمان می‌داد پیش روند، می‌بایست در برابر دشمنانی بیدار و نیرومند پیشروی کنند، و با سپاهیان بزرگ و ورزیده‌ای که خود را برای مقاومت در برابر نزدیک شدن ایشان آماده ساخته بودند، پیکار نمایند.»

«در کشمکش آنان با عوج و سیحون، قوم به همان آزمایشی آورده شدند که پدرانِشان در زیر آن به‌گونه‌ای آشکار شکست خورده بودند. اما این امتحان اکنون بسیار سخت‌تر از زمانی بود که خدا به اسرائیل فرمان داده بود پیش روند. دشواری‌های موجود در راه آنان از زمانی که از پیشروی، هنگامی که در نام خداوند بدان مأمور شده بودند، سر باز زدند، بسیار افزوده شده بود. خدا هنوز نیز قوم خود را بدین‌سان می‌آزماید. و اگر آنان در تحمل این آزمایش ناکام شوند، او بار دیگر ایشان را به همان نقطه می‌آورد، و بار دوم آزمایش نزدیک‌تر خواهد آمد و از آزمایش پیشین شدیدتر خواهد بود. این روند ادامه می‌یابد تا آنان آزمون را تاب آورند، یا، اگر همچنان سرکش باشند، خدا نور خود را از ایشان بازمی‌گیرد و آنان را در تاریکی وا می‌گذارد.» مشایخ و انبیا، ۴۳۶، ۴۳۷.